Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۲۳ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ - ۲۵ احسان ۱۳۷۱ ہش - ۲۵ جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۴۴

دین کو دنیا پر تقدم ہونا چاہیئے

دیکھو اور اپنے حالات کو خود مطالعہ کرو کہ کیا جس قدر تڑپ، کوشش اور اضطراب دنیوی اور ان ادنیٰ ضروریات کے لئے دل میں ہے۔ کم از کم اتنا ہی جوش دینی ضروریات کے لئے بھی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو پھر دین کو دنیا پر تقدم تو کہاں برابری بھی نصیب نہ ہوئی۔

(حضرت امام جماعت الاوّل
خطبہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو یہاں تک صبر کرنا چاہیئے کہ اس کا دل یقین کر لے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہیں۔ آخر خدا تعالیٰ مہربان ہو کر دروازہ کھول دیتا ہے۔ اسی طرح ایک اور بزرگ کا قول ہے کہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو تمام عبادتیں ساقط ہو جاتی ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ عبادات ترک کر دیتا ہے بلکہ یہ معنے ہیں۔ کہ عبادات کی بجا آوری میں اسے جو تکلیف ہوتی تھی وہ ساقط ہو جاتی ہے۔ اب عبادات محبوبات نفس میں شامل ہو گئیں۔ جیسے کھانا پینا وغیرہ اس کی محبوبات نفس تھیں۔ ایسا ہی نماز روزہ ہو گیا۔ خدا تعالیٰ جیسا وفادار اور کوئی نہیں۔ دوستی اور اخلاص کا حق جیسے وہ ادا کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ انسان بڑے جوش والا ہے۔ وہ صبر سے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ جلدی بے صبر نہیں ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صٰ ۲۴۶)

صفاتِ الٰہی سے حقیقی آگاہی انسان کو بدیوں سے بچاتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو

"تقویٰ کی جڑ اور بنیاد سچے عقائد ہیں اور ان کی بھی جڑ کی جڑ کیا ہے (..) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا کہ وہ ہر بدی سے منزہ اور کل صفاتِ کاملہ کا مالک اور حقیقتاً وہی معبود مقصود اور مطلوب ہے۔ اس کے اسماء افعال اور صفات پر کامل ایمان لانا اور کہ وہ نیکی سے خوش اور بدی سے ناراض ہو کر۔ نیکی کے عوض انعامات اور بدیوں پر سزا دینے والا اور قادر مقتدر ہستی ہے۔ وہ رب ہے۔ رحمٰن ہے۔ رحیم ہے (جزا سزا کے دن کا مالک ہے) غرض انسان اس طرح سے جب حقیقی طور سے اللہ کی صفات سے آگاہی حاصل کر کے ان پر کامل ایمان لاتا ہے تو پھر ہر بدی سے بچنے کے واسطے اس کو جنابِ الٰہی سے ایک راہ عطا کی جاتی ہے جس سے بدیوں سے بچ جاتا ہے۔ فطرت انسانی میں یہ امر روزِ ازل سے ودیعت کر دیا گیا ہے کہ انسان جس چیز کو اپنے واسطے یقیناً مضر جانتا ہے اس کے نزدیک تک نہیں جاتا۔ بھلا کبھی کسی نے کسی سلیم الفطرت انسان کو کبھی جان بوجھ کر آگ میں ہاتھ ڈالتے یا آگ کے انگارے کھاتے ہوئے دیکھا ہے یا کوئی شخص اس حالت میں کہ اس کو اس امر کا وہم ہی ہو کہ اس کے کھانے میں زہر کی آمیزش ہے۔ اس کھانے کو کھاتے دیکھا ہے؟ یا کبھی کسی نے ایک کالے سانپ کو حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اس کے دانت نہیں توڑے گئے اور اس میں زہر اور کاٹنے کی طاقت موجود ہے کسی کو ہاتھ میں بے خوف پکڑنے کی جرأت کرتے دیکھا ہے؟ یاد رکھو کہ اس کا جواب نفی میں ہی دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ امر فطرت انسانی میں مرکوز ہے کہ جس چیز کو یہ ضرر رساں یقین کرتا ہے اس کے نزدیک نہیں اور حتی الوسع اس سے بچتا رہتا ہے تو پھر غور کا مقام ہے کہ جب انسان خدا پر یقین کامل رکھتا ہو کہ خدا نیکی سے خوش اور بدی سے ناراض ہوتا ہے اور سخت سے سخت سزا دینے پر قادر ہے اور سزا دیتا ہے اور یہ کہ گناہ ایک زہر ہے اور خدا کی نافرمانی ایک بھسم کر دینے والی آگ ہے اور اس کو آگ کے جلانے پر اور زہر کے ہلاک کر دینے پر اور سانپ کے کاٹنے سے مر جانے پر جیسا ایمان ہے اگر ایسا ہی ایمان خدا کی نافرمانی اور گناہ کرتے پر خطرناک عذاب اور ہلاکت و عذاب کا یقین ہو تو کیونکر گناہ سرزد ہو سکتا ہے۔"

خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ مارچ ۱۹۰۸ء

اگر الفضل میں کوئی غلطی دیکھیں تو ہمیں اطلاع دیں۔ (ادارہ)

محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کا جسدِ خاکی سپردِ خاک کر دیا گیا

محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب (لاہور) کا جسد خاکی امریکہ سے ۲۳ جون کی شام چھ بجے ربوہ پہنچا۔ جنازہ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی رہائش گاہ پر رکھا گیا۔ جہاں احباب نے آخری دیدار کیا۔ بعد ازاں بیت المبارک میں بعد از نماز مغرب نماز جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جہاں مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔ احباب کرام سے محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت معلّمین

○ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ کو جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایسے میٹرک پاس اصحاب کی بطور معلم ضرورت ہے۔ جو دینی معلومات اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں۔ سو ایسے اصحاب مکرم امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست جلد از جلد ارسال فرما دیں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

اعلانِ داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف انڈسٹریل الیکٹرونکس انجینئرنگ گلشن اقبال کراچی نے انڈسٹریل الیکٹرونکس انجینئرنگ میں چار سالہ کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ امیدوار کا سیکنڈری اینڈ ہائر سیکنڈری پری انجینئرنگ میں کم از کم بی گریڈ ہونا ضروری ہے مجوزہ فارم پر درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۹۲ء ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے روزنامہ نوائے وقت ۱۷ جون ۹۲ء ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۵- احسان ۱۳۷۱ ہش ۲۵- جون ۱۹۹۲ء

چنیوٹ کا پُل ـــ ہماری بجلی

دس پندرہ سال سے سُنتے آ رہے ہیں کہ چنیوٹ کا پُل دو گھنٹے۔ چار گھنٹے بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ کیلئے بند ہے۔ ربوہ سے اس طرف سفر کرنے والے یہ پوچھتے ہی رہتے تھے۔ کہ کب سے کب تک بند ہے تاکہ روانگی کو اس وقت تک کیلئے مؤخر کر دیا جائے یا دوسری طرف سے آنے والے پُل پر پہنچ کر گھنٹوں کھڑے رہتے ہیں۔ کبھی جھُلسا دینے والی دھوپ اور حبس ہیں اور کبھی تیز بارش اور آندھی ہیں۔ کبھی پُل بند نہیں بھی ہوتا تھا تو یکطرفہ ٹریفک چلانے کیلئے ایک طرف کی ٹریفک کو گھنٹوں رُکنا پڑتا تھا۔ دیکھا جاتا تھا کہ چند ایک مزدور اِدھر اُدھر سے مٹی اکٹھی کر کے پلیٹوں پر ڈال رہے ہیں۔ پھر سُنا کہ کشتیوں کا پُل بھی بنا دیا گیا ہے لیکن اس سے بھی مشکل آسان نہ ہوئی۔ پانی آیا اور پُل بند بلکہ ایک دو دفعہ تو یہ بھی سُنا گیا کہ عین درمیان میں ویگن پہنچی تو پانی کے دھارے نے جان کے لالے ڈال دئے۔

یہ سب کچھ کیا ہے۔ اور کیوں ہے۔ جب تک ہمیں دوسری طرف کی کہانی کا پتہ نہ چلے ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ ہم بعض لوگوں کی طرح یہ تو کہنے کی ہمت نہیں پاتے کہ کوئی ہمیں تنگ کر رہا ہے۔ یا کوئی جان بُوجھ کر اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ کوئی بڑا حادثہ ہو ہی جائے۔ لیکن ہم اپنی تکلیف کا اظہار تو کر سکتے ہیں۔ اور یہی کچھ ہم کر رہے ہیں۔

پُل کے بعد بجلی کی طرف آئیے۔ کبھی یوں لگتا ہے کہ ربوہ آنے والی آندھی ابھی چنیوٹ یا لالیاں ہی پہنچی ہوتی ہے کہ ربوہ کی بجلی کی تاریں ہل ہلا کر بجلی بند کرا دیتی ہیں۔ اور پھر کبھی تو جلد ہی واپس آ جاتی ہے۔ اور کبھی گھنٹوں بجلی بند رہتی ہے۔ یوں بھی سُنا گیا ہے کہ کوئی ویگن کسی پول سے ٹکرا گئی ہے اور بجلی بند ہو گئی ہے۔ سارا شہر اندھیرے میں ڈوب گیا ہے۔ کبھی سنتے ہیں کہ مشینیں ہی پُرانی اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے پوری طرح بجلی فراہم نہیں کر سکتیں۔ کبھی لوگ یہ بھی کہتے پائے گئے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کوئی مین سوئچ سے کھیل رہا ہے۔ ابھی بجلی تھی ابھی غائب۔ اور پھر حاضر اور پھر غائب۔ کبھی کچھ کبھی کچھ۔

بجلی ایک ایسی انسانی ضرورت بن گئی ہے کہ اب اس کے بغیر گذارا ہی نہیں ہوتا اور گرمیوں بلکہ شدید گرمیوں میں تو بجلی کا نہ ہونا "عذاب" بن جاتا ہے۔ تکلیف بھی ہوتی ہے کام بھی رکتے ہیں۔ اور پارے بھی چڑھتے ہیں۔ آخر یہ سب کچھ کیا ہے۔ کیا کوئی ہے جو اس کا ازالہ کرے۔ مشکلات تو دوسری طرف بھی ضرور ہونگی۔ لیکن یہ مشکلات کون حل کرے گا اور کب حل ہونگی۔ آئیے دعا کریں۔

یہ خلا کے جہاں کا کیا کہنا
مَیں بھی تو اِک خلا میں رہتا ہوں
میری باتوں میں کوئی وزن نہیں
اپنے دل کی فضا میں رہتا ہوں

ـــــ ابوالاقبال

○

آج بھی کل کی طرح ان کا سکوں ہے برباد
جھُوٹ پر رکھتے ہیں جو قول و عمل کی بنیاد

ہم نے بخشی ہے زمانے کو حیاتِ اَبدی
شہر تو شہر ہیں صحرا بھی کئے ہیں آباد

انکی ہر بات میں ملتا ہے شکایات کا رنگ
میرے الفاظ کے انبار سے غائب، فریاد

جو ہر اک بات میں ہیں تیری رضا کے طالب
حادثے ان کو کبھی کر نہ سکیں گے ناشاد

ان کو تسخیر کے جذبے کی ہَوا تک نہ لگی
یاد رکھتے نہیں جو معرکہ ہائے اجداد

جس طرف دیکھو فسادات کی بُو آتی ہے
جس طرف دیکھو نئے ظلم ہوئے ہیں ایجاد

میرا ہر تیر ہے ہر ایک ہدف سے مانوس
مَیں بھی ہوں اپنی دعاؤں کے اثر کا صیّاد

مجھ کو جی بھر کے رگیدو، کوئی تنقید کرو
داد بڑھ جائے تو بن جاتی ہے حُسنِ بیداد

ظلمتِ شب سے کرو حادثۂ صبح بَپا
ہیں ہم آہنگ، نظر آتے ہیں دونوں اضداد

مَیں نے جی بھر کے ترے چہرے پہ رکھّی ہے نظر
تیری دزدیدہ نظر ہے مرا سرمایۂ یاد

روز کرتے ہو نسیم ان سے ملاقات مگر
روز کہتے ہو کہ مل جائیں تو کر لوں فریاد

نسیم سیفی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

کامل آں باشد کہ با فرزند و زن
با عیال و جملہ مشغولئ تن

کامل وہ ہوتا ہے جو باوجود بیوی۔ بچوں کے اور باوجود عیال اور جسمانی مشاغل کے۔

با تجارت با ہمہ بیع و شرا
یک زماں غافل نہ گردد از خدا

باوجود تجارت اور خرید و فروخت کے کسی وقت بھی خدا سے غافل نہیں ہوتا۔

ایں نشانِ قوتِ مردانہ است
کاملاں را بس ہمیں پیمانہ است

یہ ہے مردوں والی طاقت کا نشان۔ کاملوں کے لئے بس یہی معیار ہے۔

سوختہ جانے زِ عشقِ دلبرے
کے فراموشش کند با دیگرے

جس کی جان دلبر کے عشق میں بندھی ہوئی ہو وہ اس کو بھول کر دوسرے کی طرف کب توجہ کر سکتا ہے۔

او نظر دارد بغیر و دل بایار
دست در کار و خیال اندر نگار

وہ بظاہر غیر کی طرف نظر رکھتا ہے لیکن دل یار کی طرف ہوتا ہے ہاتھ کام میں ہوتا ہے لیکن خیال محبوب کی طرف۔

دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے ہر شخص سے قطع تعلق کر کے ایسی جگہوں پر بیٹھ جاتے ہیں جہاں ان سے کوئی میل جول نہ رکھ سکے۔ اور ان کے خیال میں ان کو خدا تعالیٰ کی عبادت سے ہٹا نہ سکے۔ حالانکہ اگر سارے لوگ اس طرح عبادت کرنے لگیں۔ (اور اس میں کیا شک ہے کہ سارے لوگوں کے لئے عبادت کرنا ایک فرض ہے) تو اس دنیا کا کاروبار ٹھپ ہو کر رہ جائے۔ اور یہ دنیا کسی صورت بھی آگے نہیں بڑھ سکے گی۔ اسی لئے حضور فرماتے ہیں کہ انسان کا اصل کمال یہ نہیں کہ وہ دنیا کو چھوڑ چھاڑ کر ایک طرف بیٹھ جائے اور اپنے زعم میں یہ سمجھے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کر رہا ہے بلکہ انسان کا کمال یہ ہے کہ وہ بیوی بچوں میں رہے دنیا کے ساری ضروری کام کرے۔ اگر تاجر ہے تو تجارت کرے۔ خرید و فروخت کرے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دنیا سے بھی تعلق جاری رکھے اور وہ خدا تعالیٰ سے بھی تعلق قائم رکھے اور حقیقت یہ ہے کہ جو دنیا کے کام کرتا ہوا خدا تعالیٰ سے بھی دور نہ ہوگا۔ وہ دنیا کے کام بھی احسن طریق پر کرے گا۔ کیونکہ ہر لمحہ خدا اس کے سامنے ہوگا۔ اور وہ غلط قدم اٹھانے سے پہلے کئی بار سوچے گا۔

حضور فرماتے ہیں کہ یہی وہ بات ہے جسے ہم انسان کے کامل ہونے کا معیار سمجھ سکتے ہیں اور حقیقی مردانگی بھی یہی ہے۔ جو حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کے عاشق ہیں اور خدا تعالیٰ کا عاشق ہی سب سے زیادہ حقیقی عبادت کرتا ہے۔ ان کے لئے یہ بات کسی طرح ممکن ہی نہیں کہ وہ خدا سے دور جائیں اور کسی اور طرف ان کی نگاہیں اٹھیں صاحب ایمان چاہے کسی کام میں مشغول ہوں۔ خدا تعالیٰ کو اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں اور اسی کی منشاء کے مطابق اپنی زندگی گذارتے ہیں۔ ایسے لوگ بے شک سب چیزوں کی طرف نظر رکھتے ہیں لیکن جہاں تک ان کے دل کا تعلق ہے وہ ہمیشہ ان کے یار کی طرف ہوتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ہاتھ سے انسان کام کرتا ہے اور اپنے خیال کو اپنے محبوب (یا خدا تعالیٰ) کی طرف لگائے رکھتا ہے۔ یہی انسان کے کامل ہونے کی دلیل ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو انسان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرواتی ہے اور اس دنیا کے کاروبار کو جاری رکھنے کا باعث بھی بنتی ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

اللہ تعالیٰ یہاں اہل کتاب کی نسبت فرماتا ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے۔ بیٹے کی پہچان ہمیشہ بیوی کی شہادت پر ہوتی ہے۔ جب ایک خاوند اپنی بیوی کو عفیفہ اور صالحہ سمجھتا ہو تو اس سے پیدا ہونے والی اولاد کے متعلق وہ ہرگز کسی شبہ میں گرفتار نہیں ہوتا۔ بلکہ اسے جائز طور پر اپنی نسل سمجھتا ہے۔ یہی بات اللہ تعالیٰ اس جگہ پیش کرتا ہے کہ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں یعنی جس طرح ہر انسان اپنی بیوی کی پاکدامنی پر اعتبار کرتے ہوئے اس کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد کو اپنی اولاد سمجھتا ہے اور کبھی اس واہمہ میں گرفتار نہیں ہوتا کہ شائد یہ کسی اور کی اولاد ہو اسی طرح جن لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیانت اور آپکی راستبازی کو دیکھا ہے ان کے لئے آپ کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل خود آپکا اپنا وجود ہے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ وحی نازل ہوئی کہ اپنے گھرانے کے لوگوں کو اور بیویوں کو ڈرا تو آپ نے مکہ کے تمام قبائل کو جمع کیا اور فرمایا کہ اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا بھاری لشکر جمع ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم مان لوگے اب باوجود اس کے کہ یہ ایک ناممکن بات تھی کیونکہ اس پہاڑ کے پیچھے میدان تھا اور اس میں کوئی لشکر تو الگ رہا پانچ سات آدمی بھی نہیں چھپ سکتے تھے۔ مگر پھر بھی انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری بات یقیناً مان لیں گے۔ کیونکہ تم نے آجتک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ گویا وہ ناممکن بات کو بھی جو آپ کے منہ سے نکلے ماننے کے لئے تیار تھے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم میری اس بات کو ماننے کے لئے تیار ہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اگر تم مجھے نہیں مانوگے تو خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آؤ گے۔ اس پر وہ آپؐ کو فریبی اور دغا باز کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔ غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں اس قدر راستباز اور امین مشہور تھے کہ دشمن بھی اقرار کرتا تھا کہ اس شخص سے بڑھ کر سارے مکہ میں کوئی شخص دیانتدار اور راستباز نہیں پھر اگر ایک انسان اپنی بیوی کے سنو جھوٹ دیکھ کر بھی اپنے دل میں کوئی وسوسہ پیدا نہیں کرتا تو کیا وجہ ہے کہ وہ ایسے شخص پر اعتبار نہیں کرتے جس کا ہر قول سچا اور جھوٹ سے مبرا رہا ہے۔ فرماتا ہے کم سے کم بیٹوں جیسا سلوک تو اس کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ بیویوں کی سچائی پر تو دو گواہ بھی نہیں ہوتے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر تمام مکہ گواہ تھا۔ اور دشمن بھی آپ کی راستبازی سے انکار نہیں کرتا۔ پھر آپؐ کا انکار کیسے درست ہو سکتا ہے۔ (—) فرماتا ہے ان میں سے ایک طریق ایسا ہے جو ہر کوئی چھپا رہا ہے۔ اسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راستبازی کا علم ہے اسے آپؐ کی دیانت کا علم ہے۔ اسے آپؐ کی امانت کا علم ہے۔ اور وہ خوب جانتا ہے کہ یہ شخص جھوٹ اور فریب سے کبھی قریب بھی نہیں گیا مگر باوجود اس کے وہ حق کو چھپا رہا ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب پر کمر بستہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دعویٰ نبوت فرمایا تو اس وقت حضرت ابو بکرؓ کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ واپس تشریف لائے تو آپکی ایک لونڈی نے آپ سے کہا کہ آپکا دوست (اللہ تعالیٰ کی پناہ) تو پاگل ہو گیا ہے اور وہ عجیب عجیب باتیں کرتا ہے۔ کہتا ہے مجھ پر آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ اسی وقت اٹھے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان پر پہنچ گئے۔ آپؐ کے دروازے پر دستک دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ میں آپ سے صرف ایک بات پوچھنے آیا ہوں کیا آپؐ نے یہ کہا ہے کہ خدا کے فرشتے مجھ پر نازل ہوتے ہیں اور مجھ سے باتیں کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ ان کو ٹھوکر لگ جائے تشریح کرنی چاہی۔ مگر حضرت ابو بکرؓ نے کہا آپؐ تشریح نہ کریں اور مجھے صرف اتنا بتائیں کہ کیا آپؐ نے یہ بات کہی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر اس خیال سے کہ معلوم نہیں۔ یہ سوال کیوں کریں کہ فرشتوں کی شکل کیسی ہوتی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون۔ سین

بوسنیا کے دشمن

یوگوسلاویہ کے لوگ خاص طور پر سرب عیسائی ہیں۔ اور بوسنیا ہرزوگووینا کے لوگ مسلمان اور اس وقت یوگوسلاویہ جنگی حالات میں سے گذر رہا ہے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس بات کی فکر لاحق ہے کہ بوسنیا کے مسلمان خاص مشکلات میں ہیں اور اگر یوگوسلاویہ کے سرب نے ان پر تسلط جمالیا تو وہاں اسلام کا مذہب خطرے میں پڑ جائے گا۔ اسلامی تنظیم کی کانفرنس کے ۴۷ ارکان میں سے ۲۶ ارکان کے وزراء خارجہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں عنقریب ایک اجلاس بلائیں گے جس میں اس بات پر غور کیا جائے گا کہ یوگوسلاویہ کی سابق ریپبلک بوسنیا کو جو مذہبی طور پر خطرہ لاحق ہے۔ اسے کس طرح دور کیا جائے۔ بوسنیا میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ انہوں نے رومن کیتھولک اور کروٹ کے ساتھ مل کر آزادی کا فیصلہ کیا تھا۔ اور انہوں نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ یوگوسلاویہ کا وفاق ٹوٹ پھوٹ رہا ہے لیکن وہاں کے سرب جو بوسنیا کی آبادی کا ⅓ ہیں انہوں نے اس آبادی کی مخالفت کی تھی لیکن چونکہ اکثریت آبادی نے آزادی کا فیصلہ کیا تھا اس لئے یہ پہلے ان کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے اور یوگوسلاویہ کی وفاقی فوج کے ساتھ مل کر بوسنیا کے مسلمانوں پر انہوں نے حملے شروع کر دیئے۔ بوسنیا کا ⅔ علاقہ اب ان کے ہاتھ میں ہے۔ اگرچہ بعض گاؤں واپس بھی لے لئے گئے ہیں لیکن خاصا علاقہ سرب کے ہاتھ میں ہے۔ اس لڑائی میں کہتے ہیں کہ ۵۷۰۰ افراد مارے گئے اور ۲۲ ہزار افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ جہاں تک سارا جیوو کا تعلق ہے یہ ایک تباہ شدہ شہر کی صورت میں نظر آتا ہے اور اس کے شہری قحط کے دہانے پر ہیں۔ اگرچہ اس لڑائی کے سلسلے میں کئی دفعہ جنگ بندی کے فیصلے ہوتے ہیں لیکن وہ زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکے۔ اقوام متحدہ نے سربیا کے لوگوں پر پابندیاں تو لگائی ہیں لیکن مسلمان ملکوں کے رہنماؤں کا خیال ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو ایران سے مراکش تک پھیلے ہوئے ہیں کہ یہ پابندیاں پوری طور پر لاگو نہیں ہو رہیں جس طرح کہ عراق پر لاگو کی گئی ہیں۔

قاہرہ کی الازہر یونیورسٹی جو کہ مسلمانوں کی سب سے زیادہ موثر تعلیم کا ادارہ ہے نے پچھلے مہینے اقوام متحدہ پر الزام لگایا کہ وہ بوسنیا کے سلسلے میں پورے خلوص کے ساتھ اقدام نہیں کرتا اور اسی لئے یہ بھی کہا گیا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ جلد جلد اپنے آپ کو مستحکم کر لیں۔ تاکہ ایسے حالات کا مقابلہ کیا جا سکے

بوسنیا کے مہاجر

بوسنیا کے مہاجر زغرب کے ریلوے سٹیشن پر نہایت تنگی کے ساتھ اپنے دن گذار رہے ہیں بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ کھڑی گاڑی کے ڈبوں میں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں جیسے جھینگا مچھلی کے ڈھیر کا ڈھیر موجود ہو۔ ان کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ جہاں وہ جائیں اور آرام کی زندگی بسر کر سکیں۔ انہیں کہا جاتا ہے کہ شہر اور ضلع کا خاصا حصہ لوگوں سے پُر ہے۔ سینکڑوں عورتیں بچے اور چند آدمی بھی ان ڈبوں میں نہایت گندگی میں اپنے دن گذار رہے ہیں۔ اگرچہ کروشیا کے دارالخلافہ کے حکام ان کے لئے کچھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ کوئی آسان بات نہیں ہے۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ لوگ ابھی مزید آ رہے ہیں۔ کچھ ہفتہ وار پروازوں کے ذریعے کچھ لوگ پیدل چل کر یا بسوں میں اور ٹرین میں۔ وہ ہرزوگووینا کے علاقے میں لڑائی کی وجہ سے مشکل محسوس کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ زغرب میں تو ایک سوئی رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔ اور کروشیا میں ہم انہیں کوئی جگہ نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان لوگوں کا کیا کریں۔ جو بوسنیا سے بھاگ کر آ گئے ہیں۔ ہم یقیناً اپنی سرحدیں بند نہیں کر سکتے۔ ان میں سے اکثریت مسلمان دیہاتیوں کی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ہمیں سرب بندوقچیوں نے وہاں سے زبردستی نکال دیا ہے۔

آذربائی جان / آرمینیا

آرمینیا نے تو کچھ نہیں بتایا لیکن آسا ادارہ نیوز ایجنسی نے آذربائی جان کے دارالحکومت باکو سے یہ خبر نشر کی ہے کہ آذری فوجوں نے گلستان کا شہر جو آرمینیا نے لے لیا تھا واپس حاصل کر لیا ہے۔ یہ شہر شومیان ضلع

باقی صـ۷ پر

35 Uzbek students 'disillusioned' with Pakistan

From Our Karachi Office

JUNE 15: A batch of 35 students from Uzbekistan who had come to Pakistan for the first time to get "higher education" were disillusioned when they discovered that they had been misled by a religious institution called "Jamia".

It seems the students translated the world "Jamia" to University and got themselves admitted to the institution. They came to Pakistan about four weeks back under the impression that they would get modern education.

However, when they arrived in Karachi they were shocked to learn threat institution, housed in an old building, was unable to impart modern education. Instead of professors, there were a few maulanas who could teach them nothing about 'Islam' they did not already know.

Ten students who could afford to forgo their tuition fee and other subscriptions, went back the next day. Others have been staying on in the hope that they might get admission to a real university or postgraduate institution.

The students applied for admission to the "Jamia" about five months back when its delegation visited Uzbekistan. They were misled by the word Jamia which in their own language (Persian) meant university. Their admission formalities were completed in Uzbekistan by the delegation.

According to sources, the students have asked the authorities of the 'Jamia' to refund their money. On the other hand they have asked the Pakistan government to help them get admission to universities or post-graduate institutions.

The sources said Uzbek diplomats, too, had contacted the government for their admission to Karachi and NED Universities.

DAWN, TUESDAY JUNE 16, 1992

ازبکستان سے آنے والے ۳۵ طلباء کا ایک گروہ جو پاکستان پہلی دفعہ آئے ہیں۔ اور جن کا مقصد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا ہے ان کے خوابوں کے محل ٹوٹ پھوٹ گئے جب انہیں اس بات کا پتہ چلا کہ انہیں ایک مذہبی ادارے نے جس کا نام جامعہ ہے غلط راہ پر ڈال دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان طلباء نے جامعہ کے لفظ سے یہ سمجھا کہ یہ کوئی یونیورسٹی ہوگی۔ اور وہ اس میں داخلہ لیں گے۔ انہیں پاکستان آئے تقریباً چار ہفتے ہو گئے ہیں۔ ان کا خیال یہ تھا کہ وہ جدید تعلیم سے بہرہ ور ہوں گے۔ لیکن جب وہ کراچی پہنچے تو انہیں اس بات کا سخت افسوس ہوا کہ جس ادارے میں انہیں تعلیم حاصل کرنے کے لئے لایا گیا تھا۔ وہ ایک پرانی سی عمارت تھی اور وہاں جدید تعلیم کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ بجائے اس کے کہ وہاں پر پروفیسر ہوتے انہوں نے دیکھا کہ وہاں چند ایک مولانا موجود تھے جو اسلام کے متعلق بھی انہیں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتلا سکتے تھے۔ جس کا انہیں پہلے ہی علم تھا۔ دس طلباء جن کے پاس واپسی کے لئے رقوم وافر موجود تھیں اور وہ ٹیوشن فیس تو واپس لینے کا ارادہ ترک کر سکتے تھے۔ اور اسی طرح دیگر "چندے" بھی جو انہوں نے ادا کئے تھے۔ وہ اگلے ہی روز واپس چلے گئے۔ باقی طلباء پاکستان ہی میں ہیں ان کا خیال ہے کہ شائد انہیں کسی حقیقی یونیورسٹی یا کسی پوسٹ گریجوایٹ ادارے میں داخلے کا موقع مل جائے۔

جن طلباء نے جامعہ میں داخلے کے لئے فارم پُر کئے تھے۔ ایسا کئے انہیں پانچ ماہ ہو گئے ہیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ایک وفد نے ازبکستان کا دورہ کیا تھا۔ انہیں جامعہ کے لفظ سے غلطی لگی کیونکہ ان کی اپنی زبان یعنی فارسی میں جامعہ کا مطلب ہے یونیورسٹی۔ داخلے کے تمام مرحلے ازبکستان ہی میں مکمل کر دیئے گئے تھے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ ان طلباء نے جامعہ کے حکام سے درخواست کی ہے کہ وہ ان کی جمع شدہ رقوم واپس کر دیں۔ انہوں نے پاکستانی حکومت سے بھی یہ کہا ہے کہ وہ انہیں یونیورسٹیوں یا پوسٹ گریجوایٹ اداروں میں داخلے کا انتظام کروا دیں۔ ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ ازبک سفارت کار بھی یہ کوشش کر رہے ہیں کہ حکومت ان کے کراچی یونیورسٹی یا این ای ڈی یونیورسٹی میں داخلے کا انتظام کر دے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ میں مسلمان

روزنامہ ڈان کے شمارے دس جون ۹۲ء میں قادر صاحب وائس ایڈمرل (ریٹائرڈ) کراچی لکھتے ہیں۔ کہ اخباری خبروں کے مطابق اس وقت برطانیہ کے مسلمان نہایت پریشان ہیں انہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کے ساتھ (ناروا) امتیازی سلوک برتا جاتا ہے اور اس کی وجہ ان کے خیال میں یہ ہے کہ ان کے مذہبی عقیدہ کو پوری طرح سمجھا نہیں جارہا۔ میرا اپنا تجربہ جب میں رائل نیوی میں ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۳ء تک ٹریننگ حاصل کر رہا تھا۔ اور اس کے بعد جب کبھی میں وہاں گیا یہ ہے کہ میرے دل میں ہمیشہ برطانوی لوگوں کی قدر پیدا ہوتی رہی۔ چاہے وہ لوگ یونیفارم میں ہوں یعنی فوج کے ملازم ہوں یا دیگر لوگ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ زمانہ بدل گیا ہے اور وہاں پر مختلف لوگوں کی وجہ سے اور مختلف مذاہب کی موجودگی کے باعث حالات مختلف ہوگئے ہیں لیکن بہرحال یہ بات رکھنی چاہیے کہ یہ تبدیلی اس بات کے نتیجہ میں آئی ہے کہ نوآبادیاتی پوزیشن دوسری جنگ کے بعد خاص بدل گئی۔ برطانیہ کی آبادی کا ۸ فی صد یقیناً بیرونی ممالک سے آئے ہوئے لوگ ہیں۔ ان کی ثقافتیں بھی الگ الگ ہیں اور ان کے مذہب بھی مختلف ہیں۔ اور علاقے بھی الگ الگ۔ شروع شروع میں جو لوگ وہاں گئے تھے وہ تقریباً ان پڑھ تھے اور ایشیا کے لوگوں کی بہت بڑی تعداد انگریزی نہیں بول سکتی تھی تین مزید چیزیں ایسی ہیں جنہوں نے حالات کو اور بھی خراب کر دیا۔ پہلی بات تو یہ کہ آغاز کار میں کسی نے بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ بیرونی ممالک سے آنے والے لوگ وہاں مستقل طور پر رہ جائیں گے۔ اس لئے نہ برطانوی لوگوں نے نہ باہر کے لوگوں نے اپنے آپ کو نفسیاتی طور پر تیار پایا۔ حکومت نے بھی انہیں اس بات کے لئے تیار نہ کیا۔ اور لوکل آبادی کی انتظامیہ نے بھی۔ البتہ جہاں تک ویسٹ انڈین لوگوں کا تعلق ہے انہوں نے جلد ہی وہاں مقامی لوگوں سے شادیاں شروع کر دیں۔ اور ایشیا کے لوگوں نے برطانیہ میں جائدادیں خریدنی شروع کر دیں۔ اور جائدادیں خریدنے کے بعد اپنے خاندان کے لوگوں کو وہاں بلا لیا۔ دوسری بات یہ کہ جب اس بات کا احساس ہوا کہ لاکھوں لاکھ باہر سے آنے والے لوگ برطانیہ کو اپنا وطن بنالیں گے تو اس وقت معاملہ اس حد تک پہنچ چکا تھا جہاں سے واپسی ممکن نہیں ہوتی۔ اور حل بھی کوئی آسان نہیں ہے۔ تیسری بات یہ کہ برطانوی حکومت نے وہی حل سوچا جو ۳۰۰ سال تک اس کے لئے مفید ثابت ہوتا رہا ہے اور وہ یہ کہ جیسے تیسے حالات میں سے گذرا جائے۔ یہ فیصلہ غلط بھی ثابت نہیں ہوا اور مختلف بیرونی ممالک سے آنے والے لوگوں نے برطانیہ کی سوسائٹی میں اپنے آپ کو مضبوطی سے گڑا ہوا پایا چونکہ اس معاملے کے متعلق کچھ اور نہ کیا گیا اس لئے لوگوں کا وہاں رہنا اور ان سے مل جل کر رہنا عمل میں آگیا۔ سب سے پہلے ان لوگوں نے اپنے آپ کو حالات کے مطابق بنانے کی کوشش کی۔ یہ لوگ ویسٹ انڈین تھے۔ اور یہ ان کے لئے اس لئے آسان تھا کہ ان میں سے تقریباً سب لوگ عیسائی تھے اور ان کے اپنے وطن میں برطانوی ثقافت کو اپنایا جا چکا تھا۔ چھوٹے گروہوں نے مثلاً پارسی بدھ اور چینی لوگوں نے یہ محسوس کیا اور یہ اندازے لگانے شروع کئے کہ وہ کس طرح برطانوی بھی ہوسکتے ہیں اور پارسی، بدھ اور چینی بھی ہندوؤں نے میں جنہوں نے ہزار سال تک دوسروں کے ماتحت غیر ملکیوں کے اقتدار کے ماتحت زندگیاں گذاری ہوں انہوں نے زندہ رہنے کا ایک درمیانی راستہ نکال لیا ہو یہ تھا کہ وہ برطانوی ثقافت کو بھی اپنا لیا اور اپنے مذہب کو بھی نہ چھوڑا۔ البتہ سکھوں نے بہت کامیابی کے ساتھ حکومت اور برطانوی لوگوں سے تعلقات پیدا کر لئے۔ اب تک اگر دیکھا جائے تو مسلمان ہی ایسے لوگ ہیں جو باہر سے آنے والے لوگوں کی نسبت بہت سے کم گھل مل سکے ہیں۔ اس کی وجوہات تو بہت زیادہ ہیں لیکن سب سے زیادہ اہم وجہ یہ ہے کہ ان میں اتحاد نہیں ہے اور وہ اپنے آپ میں خیالی طور پر بھی ہم آہنگ نہیں ہیں۔ وہ اپنے اندر کا امن بھی حاصل نہیں کر سکے۔ اور اسی لئے دوسروں کے ساتھ بھی اسی طرح رہتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کو نظر انداز کر دیا ہے کہ اسلام تو امن کی تعلیم دیتا ہے اور امن پر ہی عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام تو یہ بھی کہتا ہے کہ اپنی کمیونٹی میں مشورہ کرنے کی عادت ڈالو اور اسی طرح دیگر لوگوں سے بھی مشورہ کرو اس کے نظریات جمہوری ہیں اور یہاں جمہوری کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام دئے ہیں ان کے مطابق اور جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوہ حسنہ سے بتایا ہے۔ بہت سے برطانوی مسلمانوں نے بھی مقامی لوگوں کے ساتھ سماجی اور کھیلوں کے تعلقات منقطع رکھے ہیں۔ اور یہ اس بات کا باعث بنا ہے کہ لوگ انہیں سمجھ نہیں سکے اور دوستی تو کیا وہ انہیں الگ تھلگ کر دیتے ہیں۔ تمام دنیا کے ممالک کی طرح برطانیہ میں بھی کاروبار زندگی کے کچھ اپنے اصول اور طریق ہیں۔ انسان یہ بات سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ کیا مسلمانوں نے ان طور و طریق کو تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ ایک تو یہ کہ کوشش کر کے دوسروں سے گفتگو کے بعد ان کو اپنے آپ سے ہم آہنگ کیا جائے اور غیروں کے لئے تشویش کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی جائے۔

ایک چھوٹی سی بات

گذشتہ دنوں ایک دوست نے جو پولیس کے محکمہ میں ملازم ہیں کہا کہ مین گیٹ جسے ہم باہر کا دروازہ بھی کہتے ہیں کو رات کے وقت تالا لگانا چاہیئے۔ اس بات سے ہمیں یاد آیا کہ نائیجیریا کو ۱۹۶۰ء میں آزادی ملی تو لیگوس کو ایک امیر دلہن کی طرح سجانے کے لئے بہت کچھ کیا گیا۔ اور یہ بہت کچھ کرنے کے لئے سارے ملک سے مزدور دارالحکومت لیگوس پہنچے۔ لیگوس سج گیا۔ آزادی مل گئی۔ اور یہ لوگ جو ملک کے مختلف حصوں سے مزدوری کے لئے آئے تھے واپس جانے کو ان کا جی نہ چاہا۔ لیگوس میں کوئی ذریعہ آمدنی پیدا کرنے کا نہیں تھا اس لئے ان میں سے بہت سے لوگ چوری چکاری پر اتر آئے ویسے بھی ان دنوں بہت سے سکول کے طالب علموں نے امریکہ کے نوجوانوں کو خطوط کے ذریعے سے کہا کہ ہم یہاں کے شہزادے ہیں ہم آپ کو چیتے اور شیر کی کھالیں بھیج سکتے ہیں آپ بھی ہمیں کچھ تحفہ بھیجئے۔ اور وہاں سے جو تحفے آتے ان سے ڈاکخانے کے کئی کمرے بھرے پڑے تھے۔ نائیجیریا کی حکومت نے ان واقعات سے متاثر ہو کر سکاٹ لینڈ یارڈ سے درخواست کی کہ وہ نائیجیریا آکر حالات کا تجزیہ کر کے انہیں مشورہ دیں چنانچہ وہاں سے دو انسپکٹر پولیس نائیجیریا آئے اور کئی ہفتے قیام کرنے کے بعد جب واپس جانے لگے تو انہوں نے وفاقی حکومت کے محکمہ اطلاعات میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی۔ اس پریس کانفرنس میں خاکسار نسیم سیفی بھی شامل تھا گھروں میں چوریوں کے متعلق جو انہوں نے دو چار باتیں بتائیں ان کا ذکر کرنا یہاں مقصود ہے انہوں نے کہا کہ اگر آپ دو چار دن کے لئے گھر سے باہر جا رہے ہیں تو اپنی بجلی کی گھنٹی کا بٹن بند کر کے جائیں تاکہ گھنٹی بج نہ سکے کیونکہ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ اگر گھنٹی بجتی ہو تو چور گھنٹی بجا کر دیکھتا ہے۔ اور پھر وہ اپنے کام کا آغاز کرتا ہے۔

آپ کتا رکھیں حفاظت کے لئے تو ایسا رکھیں جو بھونکنے والا ہو۔ کاٹنے والا خاموشی سے کاٹ کر مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور چور تھوڑا بہت زخمی ہو کر بھاگ نکلتا ہے۔ بھونکنے والا کتا رکھیں جو کاٹے تو نہیں لیکن شور پیدا کر کے آپ کو اور دوسرے لوگوں کو جگا دے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ چور سب سے زیادہ دو باتوں سے ڈرتے ہیں۔ ایک روشنی دوسرے شور۔ جب بھی اس بات کا احساس ہو کہ چور گھر میں داخل ہو رہے ہیں یا داخل ہو چکے ہیں تو شور مچائیے (اگرچہ بعض حالات میں یہ نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے) جب آپ چارپائی سے اٹھیں تو راستے میں جتنے بھی روشنی کے بلب آئیں ان سب کو جلاتے چلے جائیں اندھیرے میں آپ گھر میں نہ گھومیں۔ اور کسی جگہ بھی اندھیرا نہ رہنے دیں۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اگر آپ کا مکان دو منزلہ ہے یا اس سے بھی زیادہ تو جو پائپ آپ نے لگائی ہوئی ہے اس کے ارد گرد خاردار تار لپیٹیں۔ کیونکہ بعض اوقات چور اس پائپ کے ذریعے مکان میں

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالمغنی زاہد

چائے ۔ ایک مقبول عام مشروب

ہمارے ملک میں آجکل شدید ترین گرمی پڑ رہی ہے۔ پیاس کے مارے ہر ایک کا بُرا حال ہے۔ ٹھنڈے پانی کے نجانے کتنے گلاس دن بھر میں حلق میں انڈیلے جاتے ہیں۔ کئی قسم کے شربت اور دوسرے ٹھنڈے مشروبات بھی لوگ اپنی اپنی توفیق کے مطابق استعمال کرتے ہیں مگر پھر بھی تسکین نہیں ہو پاتی۔ قسما قسم کے ان ٹھنڈے مشروبات کے ساتھ ساتھ ایک ابلتا ہوا گرم مشروب بھی ہے۔ جس کا استعمال آج کل کے گرم موسم میں بھی دفاتر۔ قہوہ خانوں اور اکثر گھروں میں باقاعدگی کے ساتھ ہوتا ہے۔ بعض لوگوں نے اپنا معمول بنا رکھا ہے کہ صبح آنکھ کھلتے ہی اگر انہیں گرم گرم چائے کا ایک کپ نہ ملے تو ان کے منہ کا ذائقہ ٹھیک نہیں ہوتا اور اوسان پوری طرح بحال نہیں ہو پاتے۔ دفاتر میں کام کرنے والے اوقاتِ کار کے درمیان چائے پینی ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ چائے کی ایک پیالی سے وہ تروتازہ ہو جاتے ہیں اور ان کے دماغ اور اعصاب کی تھکن دور ہو جاتی ہے۔ امتحان کی تیاری میں مصروف طالب علم یا راتوں کو مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دینے والے لوگ نیند کے اثرات دور کرنے کے لئے چائے پیتے ہیں۔

اس کے برعکس کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں چائے پی کر اچھی نیند آتی ہے۔ بعض لوگ سر درد وغیرہ سے نجات کے لئے چائے استعمال کرتے ہیں۔ چائے کے استعمال اور اس کی تیاری کے طریق بھی جدا جدا ہیں اکثر لوگ اسے دودھ اور چینی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ لیکن بہت سے لوگ بغیر دودھ اور چینی کے کڑوی چائے بڑے شوق سے پیتے اور مزے اٹھاتے ہیں۔ غرض چائے ایک ایسا مشروب ہے جو ساری دنیا میں ہر طبقہ کے لوگ ہر موسم میں استعمال کرتے ہیں اور اس سے مختلف قسم کے حالات میں تسکین حاصل کی جاتی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ چائے کے مذکورہ اثرات زیادہ تر نفسیاتی عوامل کی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ورنہ فی الحقیقت چائے میں کوئی ایسے اجزاء موجود نہیں جو نیند یا تھکاوٹ وغیرہ کو دور کر سکیں یا دردوں سے نجات دلا سکیں۔

چائے کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ آج سے ۴۵۰۰ سال پہلے چین میں شِنے تنگ نامی بادشاہ کے زمانہ میں بھی چائے کے استعمال کا ذکر ملتا ہے مگر ان دنوں اسے ایک مقدس یا روایتی مشروب کا درجہ حاصل تھا۔ عام لوگ اسے استعمال نہیں کرتے تھے۔ بعد میں بدھ راہبوں کے ذریعہ چائے جاپان پہنچی۔ یہ راہب اپنی عبادتوں اور لمبی لمبی ریاضتوں کے دوران اسے استعمال کرتے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ ایک تسکین بخش اور خوش ذائقہ مشروب کے طور پر دنیا بھر میں مقبول ہونے لگی۔ تاہم انیسویں صدی کے اختتام تک امراء کا مخصوص طبقہ ہی اسے استعمال کرتا تھا۔ چائے کو عوام تک پہنچانے اور اسے مقبول عام بنانے میں ایک برطانوی تاجر تھومس لپٹن نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ جب برطانیہ کے تاجر چین پہنچے تو انہوں نے وہاں چائے کی تجارت کے وسیع امکانات کا مشاہدہ کیا۔ تھومس لپٹن نے ایسی تجارتی پالیسیاں متعارف کروائیں جن کی بدولت چائے کی قیمتوں میں نمایاں کمی آگئی۔ ایک سکیم کے تحت دنیا بھر میں اس کی خوب تشہیر کی گئی۔ چائے کی پتی ڈبوں میں بند ہو کر پہلی مرتبہ مارکیٹ میں آنے لگی۔

جنوبی ایشیا کے ممالک خصوصاً برصغیر میں چائے کو اوّل اوّل کوئی خاص مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی اور لوگ اسے ریفرشمنٹ کے آئٹم کے طور پر اپنانے کے لئے تیار نہیں ہوئے کیونکہ اس علاقہ میں پھلوں اور دودھ وغیرہ سے تیار ہونے والے مشروبات کی افراط تھی۔ بعد میں جب برطانوی تاجر یہاں پہنچے تو انہوں نے انڈیا میں وسیع پیمانے پر چائے کے باغات کاشت کروائے اور پھر گاؤں گاؤں اور شہر شہر پھر کر لوگوں کو چائے کی طرف راغب کرنے کے لئے مہم چلائی۔ اس مہم کا آغاز ۱۹۴۰ء میں ہوا۔ چائے کو متعارف کروانے کے لئے لوگوں کو چائے کے ڈبے مفت پیش کئے جاتے تھے اور اس کے فوائد اور استعمال کے طریقے بھی بتلاتے تاکہ کسی طرح لوگ اسے پسند کرنے لگ جائیں۔ چند سالوں میں ہی انکی کوششیں رنگ لائیں اور جنگ عظیم دوئم کے ختم ہونے تک ملک بھر میں خصوصاً شہری علاقوں کے لوگوں نے چائے کا باقاعدہ استعمال شروع کر دیا۔ ہندوستان میں اس نئے رجحان کی کسی سطح پر بھی مخالفت نہیں کی گئی کیونکہ چائے ہندوستان میں بکثرت پیدا ہونے کا کوئی خدشہ نہیں تھا۔ تقسیم کے بعد ابتدائی سالوں میں پاکستان کو بھی چائے کے سلسلہ میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ کیونکہ اس کے مشرقی حصہ میں چائے کے وسیع باغات تھے۔ مگر ۱۹۷۱ء کے بعد اب ہمارا ملک کثیر زرِ مبادلہ خرچ کر کے دنیا کے مختلف ممالک سے چائے درآمد کرتا ہے۔

چائے کی کاشت پہاڑی ڈھلوانوں والے علاقوں میں ہوتی ہے جہاں بارش بہت کثرت سے ہو۔ لیکن بارش کا پانی رکنے کی بجائے زمین کو سیراب کرتا ہوا نشیبی علاقوں کی طرف بہہ جائے۔ زیادہ چائے پیدا کرنے والے ممالک میں بنگلہ دیش، برما، چین، بھارت، ایران، انڈونیشیا، سری لنکا، تھائی لینڈ اور ویٹ نام شامل ہیں۔ بعض افریقی ممالک مثلاً کینیا تنزانیہ روانڈا اور سیرالیون میں بھی چائے کی پیداوار شروع ہو گئی ہے۔ پاکستان میں مانسہرہ کے پہاڑی علاقوں میں چائے کی کاشت شروع ہو گئی ہے اور آہستہ آہستہ زیر کاشت رقبہ بڑھایا جا رہا ہے۔

پاکستان ہر سال تقریباً ۱۰۵ ملین کلوگرام چائے غیر ممالک سے درآمد کرتا ہے۔ جس میں ۲ ملین کلوگرام چوڑا چائے اور ۲ء۶۹ ملین کلوگرام سبز چائے بھی شامل ہے ۸۹-۱۹۸۸ء میں جب چائے کی درآمد پر ۲ء۹۷ بلین روپے خرچ کرنے پڑے ۔ ۹۰-۱۹۸۹ء میں یہ رقم ۶ء۹۷ بلین تک جا پہنچی اب چائے کی درآمد پر ۱۲ بلین سالانہ خرچ آنے لگا ہے اور اندازہ ہے کہ ۱۱۵ ملین کلوگرام چائے درآمد ہو گی۔

ہمارے ملک میں چائے اب ایک مقبول عام مشروب کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ شہری۔ دیہاتی۔ امیر، غریب سب یکساں طور پر اس سے لطف اٹھاتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں اوسطاً ہر شخص ایک کلوگرام چائے سالانہ استعمال کرتا ہے۔ یہ مقدار امریکہ میں فی کس استعمال سے تین گنا زیادہ ہے۔ چائے کی پتی کی درآمد پر تو جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے ۱۲ بلین تک خرچ متوقع ہے مگر جب لوگ چائے تیار کر کے اس میں دودھ اور شکر وغیرہ ملا کر پیتے ہیں تو اس پر تقریباً ۳۰ بلین روپے سالانہ خرچ ہو جاتے ہیں۔ اوسطاً فی کس چائے کا خرچ ۲۸۰ روپے سالانہ ہے۔

چائے یقیناً ایک خوش ذائقہ اور فرحت بخش مشروب ہے۔ آج کل تو کوئی تقریب اور محفل اس کے بغیر نامکمل نظر آتی ہے۔ جہاں چند دوست مل کر بیٹھتے ہیں وہاں چائے کی موجودگی ضروری سمجھی جاتی ہے۔ بہرحال اس کے استعمال میں اعتدال کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ چائے کے کثرتِ استعمال سے بعض عوارض بھی لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس موضوع پر تو تفصیل سے کوئی ماہر ڈاکٹر ہی روشنی ڈال سکتا ہے۔ ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ چائے پینے میں کیا حرج ہے۔ ضرور پینی چاہئے۔ لیکن زیادہ نہیں کیونکہ ہر چیز کا حد سے زیادہ استعمال۔ خواہ وہ کتنی ہی مفید کیوں نہ ہو آخرکار نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

ہے اور وہ کس طرح نازل ہوتے ہیں۔ پہلے کچھ تمہیدی طور پر بات کرنی چاہی مگر حضرت ابوبکرؓ نے پھر کہا نہیں نہیں۔ آپؐ صرف یہ بتائیں کہ کیا یہ بات درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں درست ہے اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ اور پھر انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ میں نے دلائل بیان کرنے سے صرف اس لئے روکا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ میرا ایمان مشاہدہ پر مبنی ہو دلائل پر اس کی بنیاد نہ ہو۔ کیونکہ آپؐ کو صادق اور راستباز تسلیم کرنے کے بعد کسی دلیل کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ غرض جس بات کو مکہ والوں نے چھپایا تھا اسے حضرت ابوبکرؓ نے اپنے عمل سے واضح کر کے دکھا دیا۔

○ ماہ جون ۱۹۹۲ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "بدر اطفال" مقرر کی گئی ہے ناظمین زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔ (سیکرٹری تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س: دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سنگِ بنیاد کب رکھا گیا؟

ج: ربوہ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے جدید دفتر کا سنگِ بنیاد ۳۔ مئی ۱۹۸۵ء کو ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے رکھا دوسرے دن ۴۔ مئی ۱۹۸۵ء کو سنگِ بنیاد کی تقریب میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سنگِ بنیاد رکھا۔ مہر آپا صاحبہ، سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ، سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ، صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اور تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ اور رفیقات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اینٹیں رکھیں

س: محترمہ استانی مریم بیگم صاحبہ کا انتقال کب ہوا؟

ج: محترمہ استانی مریم بیگم صاحبہ زوجہ حضرت حافظ روشن علی صاحب کا وصال ربوہ ۱۳، ۱۴ جولائی ۱۹۸۵ء کی درمیانی شب ہوا۔ آپ کا نام لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی چودہ ممبرات کی فہرست میں آٹھویں نمبر پر ہے۔

س: ۱۹۸۵ء میں صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے کس مجلس کا دورہ کیا؟

ج: ۱۰، جولائی ۱۹۸۵ء کو صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے کنری سندھ کی مجلس لجنہ اماء اللہ کا دورہ کیا۔ اس کے علاوہ راولپنڈی اور واہ کینٹ کی لجنات کا دو مرتبہ دورہ کیا جس میں صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ مجلس سوال وجواب بھی منعقد ہوئی۔

س: بیرون پاکستان کس ملک کی لجنہ نے ۱۹۸۵ء میں سالانہ اجتماع منعقد کیا؟

ج: بیرون پاکستان ۴، مئی ۱۹۸۵ء کو ڈنمارک کی لجنہ اماء اللہ نے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ دو خواتین سویڈن سے بھی شریک ہوئیں۔

س: پاکستان کی لجنات میں سے ۱۹۸۵ء میں کس لجنہ نے تربیتی کلاس منعقد کی؟

ج: پاکستان میں لجنہ اماء اللہ ملتان شہر نے پہلی تربیتی کلاس ۶، تا ۱۳، اگست ۱۹۸۵ء منعقد کی۔ ممبرات لجنہ کی تعداد ۹۰، اور ناصرات کی تعداد ۱۳۵ تھی۔

س: ۱۹۸۵ء میں لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے کونسا بڑا کارنامہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی؟

ج: لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا نے صرف دو ماہ کے عرصہ میں آنکھوں کا عطیہ دینے والی ۶۲۶، خواتین پیش کیں جو انسانی ہمدردی کا بے مثال کارنامہ ہے

س: مرکز ربوہ میں سالانہ اجتماع ۱۹۸۵ء منعقدہ ۱۸ تا ۲۰، اکتوبر میں کتنی مجالس اور خواتین نے شرکت کی؟

ج: سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ۱۹۸۵ء میں بیرون ربوہ ۵۲۰۔ مجالس سے ۴۴۳۲، خواتین و ناصرات نے شمولیت کی اور اس موقع پر ۳۸۴، مجالس کی نمائندگی شوریٰ کی تعداد ۸۵۱، تھی۔ ربوہ کی زائرات کی تعداد ۶۲۸۷، تھی۔

س: لجنہ اماء اللہ انگلستان کی تربیتی کلاس منعقدہ ۲۵، ۲۶، جولائی ۱۹۸۵ء میں برطانیہ کے علاوہ اور کہاں کہاں سے بچیوں نے شمولیت کی؟

ج: برطانیہ کے علاوہ ہالینڈ، کینیڈا، فرانس، جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور ویسٹ انڈیز ممالک کی بچیوں نے لجنہ اماء اللہ انگلستان کی تربیتی کلاس میں شرکت کی کل تعداد ۱۹۸، تھی (ناصرات ۱۳۰، لجنات ۶۸)

س: پانچواں آل پاکستان لجنہ ٹورنامنٹ کب منعقد ہوا اور کہاں کہاں سے کھلاڑیوں نے حصہ لیا؟

ج: پانچواں آل پاکستان لجنہ ٹورنامنٹ ۱۵، ۱۶، فروری ۱۹۸۶ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس میں ۳۱، مقامات میں سے ۱۵۹، کھلاڑیوں نے حصہ لیا جن میں ربوہ کی ۳۹، اور بیرون ربوہ کی ۱۲۰، کھلاڑی شامل تھیں۔ یہ ٹورنامنٹ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ سیکرٹری صحت جسمانی کی نگرانی میں منعقد ہوا۔

س: ۱۹۸۶ء میں ناصرات الاحمدیہ کے لئے انعامی مقابلہ کا عنوان کیا تھا؟

ج: ناصرات الاحمدیہ کے لئے ۱۹۸۶ء میں مقابلہ کا عنوان "حضرت خدیجۃ الکبریٰ" تھا۔

س: ۱۹۸۶ء بیرون از پاکستان لجنہ اماء اللہ کی کون کونسی لجنات نے اجتماعات منعقد کئے؟

ج: مندرجہ ذیل لجنات بیرون پاکستان نے ۱۹۸۶ء میں اپنے ہاں اجتماعات منعقد کئے:۔ ۱۔ لجنہ اماء اللہ گیمبیا ۲۔ لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا ۳۔ مشرقی ریجن کینیڈا کی لجنات و ناصرات کا اجتماع ۴۔ لجنات سڈنی آسٹریلیا کا اجلاس، مینا بازار سے ۳۲۵، ڈالر کی رقم جمع کر کے لجنہ فنڈ میں داخل کروائی گئی۔ ۵ لجنہ اماء اللہ ناروے۔

س: ۱۹۸۶ء میں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے کس بیرونی ملک کا دورہ کیا؟

ج: ۱۹۸۶ء میں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے انڈونیشیا کا دورہ کیا۔

س: ۱۹۸۶ء میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کن کن لجناتِ پاکستان کا تربیتی دورہ کیا؟

ج: ۱۹۸۶ء میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پاکستان میں مندرجہ ذیل مقامات کی لجنات کا تربیتی دورہ کیا:
۱۔ گجرات ۲۔ جہلم ۳۔ شاہ تاج شوگر ملز ۴۔ چکوال ۵۔ کالا گوجراں۔ ۶۔ محمود آباد ۷۔ منگلا ڈیم ۸۔ دوالمیال ۹۔ بھون ۱۰۔ کلر کہار ۱۱۔ خوشاب۔ ۱۲۔ اوکاڑہ ۱۳۔ ملتان ۱۴۔ بہاولپور ۱۵۔ بہاولنگر ۱۶۔ سیالکوٹ اور ۱۷۔ لاہور
آپ کے ساتھ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ، صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ اور عائشہ امینہ صاحبہ کو بھی شرکت کا موقع ملا۔

س: ۱۹۸۶ء میں سرگودھا بورڈ کے امتحان میٹرک میں اول آنے والی طالبہ کون تھیں؟

ج: نصرت گرلز ہائی سکول، ربوہ کی طالبہ رخشندہ تحسین نے ۱۹۸۶ء میں سرگودھا بورڈ کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

س: صاحبزادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ کی وفات کب اور کہاں ہوئی؟

ج: صاحبزادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ کی وفات ۱۸۔ اگست ۱۹۸۶ء بمقام کراچی ہوئی اور ۱۹۔ اگست ۱۹۸۶ء کو ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی بڑی بہو تھیں۔

س: چھٹے آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ ۱۹۸۶ء میں کتنے اضلاع کی مجالس کی کھلاڑی شامل ہوئیں؟

ج: ۶، ۷، فروری ۱۹۸۷ء کو ربوہ میں چھٹے آل پاکستان اتھلیٹکس ٹورنامنٹ میں اٹھارہ اضلاع کی چھبیس مجالس سے دو سو ستر کھلاڑی شریک ہوئیں۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

یں واقع ہے اور ناگورنو کاراباخ کے شمال یں ہے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں ناگورنو کاراباخ متنازعہ علاقہ ہے۔ اس موقعہ پر دس آرمینیا کے فوجی اور چار آذری مارے گئے۔

آسا ارادہ آذربائی جان کی نیوز ایجنسی ہے۔ گزشتہ سوموار کے روز اس ایجنسی نے بتایا کہ گلستان آرمینیا سے واپس لے لیا گیا ہے اس شہر کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آذربائی جان کا تاریخی شہر ہے۔ اور اس شہر کو واپس لینے سے سارے علاقے آرمینیا کی فوجوں سے واپس لے لئے گئے ہیں۔

بقیہ: صـ۵ سے آگے

داخل ہوتے ہیں۔

چوری کے متعلق انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہر چوری کا تجزیہ کرنا چاہیئے تاکہ ویسی ہی مزید چوریوں سے بچا جا سکے۔ مثلاً آپ کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ چور صحن میں داخل ہوا پھر کس کمرے میں گیا وہاں سے کس کمرے میں جانے کے بعد کہاں گیا۔ اور سب کچھ لے کر کون سے دروازے سے وہ باہر نکلا۔ اگر آپ اس بات کا تجزیہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ بہت سے مکان ایسے ہیں کہ اگر چور صحن میں داخل ہوتا ہے اور پھر بڑے کمرے میں اور پھر ساتھ والے کمرے سے دوسرے کمرے میں اور اس میں سے بیٹھک میں داخل ہو کر بیٹھک کے دروازے سے باہر نکل جاتا ہے۔ جیسے باہر کے دروازے کو تالا لگایا ہے ویسے ہی بیٹھک کے دروازے کو بھی تالا لگائیں۔ لیکن اگر آپ ان کمروں میں سے بعض کمروں کے دروازوں کو دو طرفہ بند کر دیں تو یقیناً ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں جانے کے لئے چور کو آسانی نہیں مل سکتی۔ آخری بات جو انہوں نے بتائی وہ یہ بھی کہ چوری کا پیشہ غالباً دنیا میں سب سے پرانا پیشہ ہے۔ اور اگرچہ ہم یعنی پولیس چوروں کا توڑ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن چور بھی دن رات اس کام میں مصروف ہیں کہ جو کچھ پولیس کو علم ہے اس کے آگے بڑھا جائے اور اس طرح دونوں طرف ایک دوڑ جاری ہے اور اس دوڑ کو ہم بلی چوہے کی دوڑ کہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ سندھ میں جاری شدہ فوجی آپریشن کے بارے میں صدر سے چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے ملاقات کی خیال ہے کہ اس میں سندھ میں مزید اختیارات حاصل کرنے کے بارے میں غور کیا گیا۔ صدر نے کہا ہے کہ فوج جس وقت بھی ضرورت محسوس کرے کہ دفعہ ۲۴۵ بروئے کار لانے کی ضرورت ہے تو حکومت فوری کارروائی کرے گی۔

○ ایم کیو ایم کے ممتاز لیڈر سلیم شہزاد ایم این اے کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے خلاف بہت سے الزامات ہیں۔ وہ روپوش تھے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین کے خلاف قتل کے مقدمات درج کرلئے گئے ہیں۔ انکے خلاف حدود آرڈیننس کے تحت بھی مقدمہ درج کروایا گیا ہے۔

○ سینٹ میں سندھ کی صورتحال پر بحث کے دوران سینیٹروں نے کہا کہ جو حکومت عقوبت خانوں کے وجود سے بے خبر ہو اسے برطرف کر دینا چاہیئے۔

○ مبصروں کا کہنا ہے کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ اور ایم کیو ایم کی حکمت عملی نے سندھ حکومت کو ٹوٹنے سے بچا لیا ہے۔ مظفر شاہ حکومت ختم ہونے کی صورت میں ۹۰ دن کے اندر نئے انتخابات کروانا پڑتے جس سے پیپلز پارٹی برسر اقتدار آجاتی جو وفاقی حکومت کو قابل قبول نہیں تھی۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ سندھ حکومت تقریباً معطل ہو چکی ہے۔ آپریشن کے بعد سے کئی وزراء اور مشیر اپنے دفاتر میں نہیں آ رہے۔

○ کوٹری میں بھی ایم کیو ایم کے سٹی آفس پر قبضہ کر لیا گیا۔ ریکارڈ اور الطاف حسین کی تصاویر کو آگ لگا دی گئی۔ کراچی میں ہر جگہ چھاپے مارے گئے ہیں۔ عباسی شہید ہسپتال جو ایم کیو ایم کا گڑھ تھا۔ وہاں بھی متعدد کمروں کی تلاشی لی گئی۔ ۱۶ افراد کو زیر حراست لے لیا گیا ہے۔ اسلحہ قابل اعتراض اشیاء اور عریاں فلموں کے کیسٹ برآمد کر لئے گئے ہیں۔

○ کراچی میں جو دستاویزات برآمد ہو رہی ہیں۔ ان میں کراچی کو الگ کر کے "جناح پور" بنانے کی سازش نقشوں سمیت پکڑی گئی ہے۔ مجوزہ آزاد ریاست میں کراچی اس کے گردو نواح اور ضلع حیدر آباد کے کچھ علاقے شامل ہیں۔

○ سینٹ میں بتایا گیا کہ اسلام آباد میں جنرل ضیاء الحق کے بھائی کو گرین بیلٹ میں پلاٹ دے دیا گیا تھا

○ ایم کیو ایم کے چیئرمین عظیم طارق نے کہا ہے کہ میں الطاف حسین کے ساتھ ہوں۔ میرے بارے میں پھیلائی جانے والی خبریں گمراہ کن ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ہمارے کارکنوں کے گھروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ گذشتہ چند برسوں میں سندھ کے اندر دہشت گردی لاقانونیت اور ڈکیتیوں کے ذمہ دار عرفان اللہ مروت کا ملک سے فرار ہو جانا افسوسناک ہے۔ کیونکہ ایم کیو ایم کی اذیت گاہوں کو ان کی اشیرباد حاصل تھی۔

○ سندھ میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے چار سگے بھائیوں سمیت ۵ افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ ایک ڈاکو بھی ہلاک ہوا۔

○ کوئٹہ ائیرپورٹ پر اے این پی کے تین رہنماؤں اور ۱۵ کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ لارڈز میں پاکستان کے خلاف دوسرے کرکٹ ٹیسٹ میں سست رفتاری سے اوورز کرانے پر برطانوی ٹیم کے کھلاڑیوں پر فی کس ۳۳۰ پونڈ جرمانہ کر دیا گیا ہے۔

پلاٹ برائے فروخت

دارالفتوح میں واقع چار کنال کا ایک پلاٹ برائے فروخت
رابطہ کیلئے
وسیم احمد مکان نمبر ۳۳/۱۷
دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

بولان میڈیکل اینڈ سکن کلینک
دارالصدر جنوبی بالمقابل نصرت گرلز سکول ربوہ
علاجگاہ برائے امراضِ جلد
اوقات مشورہ
موسم گرما: شام ۵ بجے تا ۸ بجے۔ جمعہ صبح ۷ تا ۱۱ بجے — سرما: شام ۴ بجے تا ۷ بجے
ناغہ بروز سوموار
ڈاکٹر مبین الحق خان
ایم بی بی ایس

حبوب مفید اٹھراء
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس -/۱۵۰ روپے
زود جامِ عشق خاص
چار صد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

جدید ترین باسہولت
لال پمپ
عزیز پمپ
مکمل گارنٹی۔ مکمل میٹریل۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت کیساتھ پیش کرتے ہیں
ڈیلر خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: ۸۳۱

خوشخبری لندن کا سفر
فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔ دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمٰن سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔
رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۶، ۷ ہوٹل مڈایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ
کینٹ اسٹیشن کراچی ۷۵۵۳ - فون: ۵۱۵۱۶۱ - ۵۱۵۲۰۹ - ۵۲۱۳۷۷ - ۵۲۹۶۲۴
IATA GOVT. LICENCE NO. 1329

مکان اور دیگر اشیاء برائے فروخت
ایک مکان واقع دارالعلوم جنوبی نزد بیت بشیر رقبہ ۱۰ مرلہ ۷ کمرے۔ ڈنکی پمپ۔ میٹھا پانی۔ بجلی۔ ہموار صحن پختہ جلد فوری فروخت موجود ہے — ایک ریل چینج و سلائی مشین اولمپیا ۴۵ ڈیزائن اچھی حالت میں فوری فروخت — ایک ڈاٹسن کار کرولا ۸۲ انجن بے داغ و فوکسی کار فوری فروخت۔ اگر آپ نے کوئی چیز خریدنی ہو یا فروخت کرنی ہو تو ہماری خدمات حاصل کریں۔
پاک لینڈ ٹریڈرز و نیلام گھر اقصیٰ چوک ربوہ

لندن جانے والے احباب کیلئے خوشخبری
air masters
گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لندن جانے والوں کیلئے رعائتی ٹکٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن احباب نے ویزا حاصل کر لیا ہو وہ فوری طور پر رابطہ قائم فرمائیں۔
میسرز ائیر ماسٹرز ایمپریس ہاؤس۔ ۲۸۔ ایمپریس روڈ
نزد ریلوے ہیڈ کوارٹرز۔ لاہور فون نمبر ۳۶۶۱۵۱ - ۲۱۲۸۶۱
مینجر:۔ سید ظہیر احمد شاہ